بسم اللہ الرحمن الرحیم

جن لوگوں سے اللہ نفرت کرتا ہے

ابو معاویہ شارب بن شاکرالسّلفی
بيني پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،اما بعد:

برادران اسلام !

اس سے پہلے ہم نے آپ کو یہ بات بتلائی تھی کہ ایک انسان کے لئے سب سے بڑی خوش نصیبی یہ ہے کہ اسے اللہ کی محبت مل جائے اور جس انسان کو بھی اللہ کی محبت مل جاتی ہے اس انسان سے پوری کائنات محبت کرنے لگ جاتی ہے اور آج کے خطبۂ جمعہ میں ان بدنصیب و بدبخت لوگوں کا تذکرہ کرنے جارہاہوں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ، جن کو اللہ پسند نہیں کرتاہےاور جن سے اللہ ناراض رہتا ہے،اللہ کی پناہ ! میرے بھائیو ! یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھ لیں اور جان لیں کہ جس انسان سے اللہ ناراض ہو جائے تو اس انسان سے ساری کائنات ناراض ہو جاتی ہے، جیسا کہ حبیب کائنات ﷺ نے فرمایا کہ " وَإِذَا أَبْغَضَ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ" کہ جب اللہ کسی بندے سے اس کے برے اعمال و کرتوت کی وجہ سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے تو جبرئیل امین کو بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ "إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فُلَانًا" میں فلاں بندے سے نفرت کرتا ہوں، لہٰذا تم سب بھی ایسے انسان سے نفرت کرو،فرمایا" فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ البَغْضَاءُ فِي الأَرْضِ " جبرئیل امین آسمان میں یہ اعلان کردیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندے سے نفرت کرتا ہے، (اے فرشتوں کی جماعت ! تم سب بھی اس انسان سے نفرت کرواور پھر فرشتے بھی ایسے انسان سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں) پھر اس کے لئے زمین میں نفرت اتار دی جاتی ہے۔(ترمذی:3161، صححہ الألبانیؒ) اللہ کی پناہ ! سنا آپ نے کہ جس سے اللہ ناراض ہو جاتا ہے تو اس سے آسمانوں والے اور زمین والے سب کے سب نفرت کرنے لگ جاتے ہیں اور آج پوری دنیا میں ہم مسلمانوں سے سب سے زیادہ نفرت کی جارہی

ہے،آج ہر کس و ناکس اور ہر قوم ہم سے نفرت کررہی ہیں ، کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اپنے برے اعمال و کردار سے اپنے رب کو ناراض کرلیاہے کیونکہ یہ ایک مسلم اصول ہے کہ رب ناراض تو سب ناراض اور رب راضی تو سب راضی۔اس لئے میرے بھائیو ! اپنی اصلاح کرلو اور ہراس حرکت سے باز آجاؤ جس سے ہمارارب ناراض ہوتاہے،اب آئیے میں آپ لوگوں کوان بدبختوں اور بدنصیبوں کے بارے میں بتلاتاہوں جن سے رب نفرت کرتاہے اور جن کو پسند نہیں کرتاہے:

1۔ظالموں سے اللہ نفرت کرتاہے:

محترم سامعین ! آج ہر طرف ظلم کا بازار گرم ہے،ہر طاقتور اپنے طاقت کے نشے میں چور کمزوروں کے اوپر ظلم کررہاہے اور تو اور ہے جو برسراقتدار ہے یاپھر کسی سرکاری عہدے پر فائز ہے وہ تو اپنے ماتحت لوگوں کے اوپر ظلم وزیادتی کرنا اپنا حق سمجھتاہےاوراس معاملے میں آج کا مسلمان بھی کچھ پیچھے نہیں ہے بلکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم کرتا نظر آتاہے،ایک بھائی اپنے بھائی پر ظلم کرتا نظر آتاہے،ایک شوہراپنے بیوی پر ظلم کرتے نظر آتاہے،ایک ساس اپنے بہوپر ظلم وزیادتی کرتے نظر آتی ہے جب کہ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد وعورت کے مابین دینی اخوت ہے لہٰذا کوئیکسی کے اوپر ظلم نہ کرے جیساکہ جناب محمد عربیﷺ کا یہ فرمان ہے کہ " الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ "ایک مسلمان دوسرے مسلمان مرد کا بھائی ہے اور اسی طرح سے ایک عورت بھی دوسری عورت کی بہن ہے تو کوئی کسی کے اوپر ظلم نہ کرے۔(بخاری:2442،مسلم:2564) میرے دوستو ! جہاں انسان کا انسان کے اوپر ظلم کرنا حرام ہے وہیں اللہ کی شان وعظمت بھی ذراسن لیجئے کہ ایک بار نہیں کئی بار خود اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک کے اندر یہ اعلان کردیا ہے کہ میں کسی کے اوپر ظلم نہیں کرتا ہوں،فرمایا" وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ "اورآپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔(فصلت:46) کہیں فرمایا کہ " وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ "یقین مانوکہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔(الحج:10) دیکھئے خود اللہ کا یہ اعلان ہے کہ میں اپنے بندوں کے اوپر ظلم نہیں کرتا ہوں مگرآج کا یہ حضرت انسان جو اللہ کی مخلوق ہوکرایک دوسرے کے اوپر ظلم کرتے نظر آتاہے جب کہ یہ ظلم وظالم اللہ رب العزت کو قطعی پسند نہیں ہے بلکہ اللہ تو ایسے لوگوں سے سخت نفرت کرتاہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ "اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔(آل عمران:57) یعنی اللہ ظالموں کو بالکل بھی پسند نہیں کرتاہے،یہ ظلم ایک ایساگناہ ہے جس کے مرتکب کو رب العزت دنیامیں ہی سزاسے دوچار کرتاہے جیساکہ فرمان نبویﷺ ہے " مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ "یعنی کہ ظلم وزیادتی اور قطع رحمی سے بڑھ کوکوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کی سزااللہ تعالی دنیامیں بھی جلدی دے دیتاہے اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی اس کی سزاجمع رکھ دیتاہے۔(ابن ماجہ:4211،ابوداؤد:4902 صححہ الألبانیؒ) ایک دوسری روایت کے اندر اسی بات کو

آپ ﷺ نے کچھ یوں بیان کیا کہ ''كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا الْبَغْيَ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ'' تمام گناہوں میں سے اللہ تعالی جس کی چاہے سزا مؤخر کردے سوائے ظلم وزیادتی اور والدین کی نافرمانی یا قطع رحمی کے،ان گناہوں کے مرتکب کو اللہ تعالی دنیا میں ہی بہت جلد سزا دیتا ہے۔(صحیح الأدب المفرد للألبانیؒ:591،الصحیحہ:918،ترمذی:2511،ابوداؤد:4902،ابن ماجہ:4211)

میرے نوجوانو!اپنی بیویوں اور اپنے سسرال والوں کی باتوں میں آکر ماں باپ سے جدائی ودوری نہ اختیار کیا کرو،ماں باپ کو بڑھاپے میں اکیلے نہ چھوڑا کرو اور نہ ہی ماں باپ کو تکلیف دیا کرو اور نہ ہی ماں باپ کو رلایا کرو،ورنہ یہ حدیث یاد رکھنا کہ ایسے بدبختوں کو دنیا میں ہی سزا ضرور بالضرور ملتی ہے،اسی طرح سے وہ لوگ بھی ذرا کان کھول کر سن لیں جو لوگوں کے اوپر اور بالخصوص اپنے پڑوسیوں اور اپنے رشتے داروں کے اوپر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھاتے ہیں،طرح طرح سے ان کو اذیتوں سے دوچار کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کو محلّہ وگاؤں چھوڑنے پر مجبور کردیتے ہیں تو اس طرح کے تمام لوگ دنیا ہی میں ضرور بالضرور اللہ کے کسی نہ کسی عذاب میں گرفتار ہوجاتے ہیں جب کہ ایسے لوگوں کا دردناک انجام وعذاب ابھی آخرت میں باقی رہے گا،اسی لئے حبیب کائنات ومحبوب خدا ﷺ نے اپنی امت کو یعنی کہ ہم کو اور آپ کو اس ظلم سے ڈراتے ہوئے باخبر کیا کہ اے لوگو!'' مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ اليَوْمَ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ '' اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی اور طریقہ سے ظلم کیا ہو تو وہ آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے پہلے معاف کرالے،رفع دفع کرالے جس دن درہم ودینار نہ ہوں گے یعنی روپیہ پیسہ نہ ہوں گے بلکہ اس کی صورت یہ ہوگی کہ ''إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ '' اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل اس ظالم کے پاس نہ ہوگا تو اس مظلوم کی برائیاں اس پر ڈال دی جائے گی اور پھر اس ظالم کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔(بخاری:2449،مسلم:2581)

میرے بھائیو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ اس ظلم اور ظالموں سے رب العزت کو سخت نفرت ہے،کافروں ومشرکوں کو تو بسا اوقات رب العزت اپنی حکمت ومصلحت کے تحت اس دنیا میں عذاب سے دوچار نہیں کرتا ہے،چھوڑ دیتا ہے یا پھر ڈھیل دے دیتا ہے مگر اللہ رب العزت کبھی کسی ظالم کو معاف نہیں کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر ظالم مرنے سے پہلے پہلے اپنے ظلم کا مزہ کسی نہ کسی شکل میں ضرور بالضرور چکھ لیتا ہے۔

2۔گالیاں بکنے والوں سے اللہ نفرت کرتا ہے:

میرے دوستو! اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت زبان ہے، یہ زبان جہاں ایک طرف نعمت ہے وہیں دوسری طرف یہ زحمت بھی ہے، اس زبان سے جہاں ایک طرف ایک انسان جنت میں جاسکتا ہے وہیں دوسری طرف اسی زبان کی وجہ سے ہی سب سے زیادہ لوگ جہنم میں جائیں گے جیسا کہ حدیث کے اندر یہ بات مذکور ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی اپنی زبانوں کی حفاظت کرو تو حضرت معاذ بن جبلؓ نے سوال کیا کہ اے نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ " وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ" ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ تیری ماں تجھے گم پائے! " وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ " لوگوں کو جہنم کی آگ میں چہروں اور نتھنوں کے بل گھسیٹنے والی چیز ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلوں کے علاوہ اور کیا ہے۔ (ترمذی: 2617، ابن ماجہ: 3973، الصحیحۃ: 1122) سنا آپ نے کہ زبان ہی کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جہنم میں جائیں گے اس لئے میرے بھائیو! اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس زبان سے گالیاں نہ بکا کرو یاد رکھو کہ یہ گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور آپ ﷺ نے سختی سے اس بات سے روکا ہے کہ کوئی کسی کو گالی دے، ہمارے حبیب ﷺ نے تو انسان کیا جانور، ہوا، بخار یہاں تک کہ شیطان کو بھی گالی دینے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ تم کسی بھی مخلوق کو گالی نہ دیا کرو۔ (ابوداؤد: 5099،5103، مسلم: 2557، الصحیحہ: 2422) ایک طرف آپ ﷺ کا یہ حکم کہ تم کسی بھی مخلوق کو گالی نہ دو اور دوسری طرف آج کل کے مسلمانوں کی عادت یہ ہے کہ وہ ہر وقت کسی نہ کسی کو گالی دیتے نظر آتے ہیں، سماج ومعاشرے میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ کیا عالم، کیا جاہل، کیا نمازی، کیا بے نمازی، کیا حاجی، کیا مرد، کیا عورت، کیا بچہ، کیا جوان، کیا بوڑھا ہر شخص ایک دوسرے کو گالی دیتے نظر آتا ہے جب کہ یہ گالی دینا منافقوں کا طور وطریقہ رہا ہے اور اللہ رب العزت کو تو گالیاں بکنا کسی بھی صورت میں پسند نہیں ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ" کہ اے لوگو! فحش گوئی یعنی گالی گلوچ سے بچا کرو کیونکہ اللہ رب العزت فحش گو اور گالیاں بکنے والے انسان کو پسند نہیں کرتا ہے۔ (صحیح الادب المفرد للالبانی: 366، ابوداؤد: 4792) میرے دوستو! زبان کے ہلکے انسان کو اللہ صرف پسند ہی نہیں کرتا ہے بلکہ ایسے انسان سے رب العزت سخت نفرت بھی کرتا ہے جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے " إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ" کہ بے شک اللہ رب العزت فحش گو اور گالیاں بکنے والوں سے نفرت کرتا ہے۔ (الصحیحہ: 876) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ " إِنَّ اللَّهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ " بے شک اللہ رب العزت بدکلامی اور بیہودہ گوئی کرنے والے اور گالیاں بکنے والوں سے نفرت کرتا ہے۔ (ترمذی: 2002، الادب المفرد: 464، صحیح الجامع للالبانی: 58، الصحیحہ: 876) اللہ کی پناہ! اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اپنی زبان کی حفاظت

کرو، نہ تو اپنے زبان سے بدکلامی وبیہودہ گوئی کرو اور نہ ہی کسی کو گالیاں دیا کرو اور یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھ لو کہ جو بھی شخص کسی کو گالیاں دے گا اس کی تمام نیکیاں ضائع وبرباد ہوجائیں گی۔(مسلم:2581)

3۔دنیاوی امور میں چالاک اور دینی واخروی معاملات میں جاہل رہنے والوں سے اللہ نفرت کرتا ہے:

میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے بالکل ہی صحیح سنا کہ اللہ رب العزت ایسے لوگوں سے نفرت کرتا ہے جو دنیاوی معاملات میں بہت چالاک ہوتے ہیں، تجارت وبزنس کے معاملے میں بہت ہوشیار ہوتے ہیں،اعلی سے اعلی ڈگریاں رکھتے ہیں اور دس دس زبانوں کے جاننے وپڑھنے اور لکھنے والے ہوتے ہیں مگر دینی معاملات میں بالکل ہی جاہل ہوتے ہیں،نہ اللہ معلوم نہ رسول معلوم،نہ قرآن پڑھنے آتا ہے بلکہ کتنے ایسے لوگ ہیں جن کو سورہ فاتحہ اور تشہد کی دعائیں بھی یاد نہیں ہوتی ہیں،ایک مرتبہ کون بنے گا کڑوڑ پتی میں ایک مسلمان سے یہ سوال کیا گیا کہ چار اوپشن میں سے وہ کون ہے جو پیغمبر اور رسول نہیں ہے ،اس میں تین نام تو نبیوں اور رسولوں کے تھے اور ایک نام جبرئیل امین کا تھا،آپ جانتے ہیں وہ شخص رامائن ومہابھارت،گیتا اور تاریخ،سائنس وٹکنالوجی وغیرہ کے مشکل سے مشکل سوالوں کے جواب دے گیا مگر وہ مسلمان ہوکر بھی اس سوال کا جواب نہ دے سکا،افسوس صد افسوس آج ہمارے بچے بھی ایسے ہی ہیں کہ وہ انجینئر،بی کام اور یم بی بی ایس ڈاکٹر،پی،ایچ،ڈی اور ایم فل وغیرہ کی ڈگریاں تو رکھتے ہیں مگر وہ دین سے بالکل بھی نابلد اور ناواقف ہوتے ہیں تو ایسے ہی لوگوں سے اللہ نفرت کرتا ہے جو دنیاوی امور ومعاملات میں تو بہت ماہر اور ذہین وفطین ہوتے ہیں مگر دین کی موٹی موٹی باتوں کا بھی انہیں علم نہیں ہوتا ہے جیسا کہ فرمان مصطفیﷺ ہے کہ" إِنَّ اللهَ تَعَالىٰ يُبْغِضُ كُلَّ عَالِمٍ بِالدُّنْيَا جَاهِلٍ بِالْآخِرَةِ "بے شک اللہ تعالی اس شخص نے نفرت کرتا ہے جو دنیاوی امور ومعاملات کا تو بہت جانکار ہے مگر آخرت کے معاملے میں بہت جاہل ہے۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:1879،الصحیحۃ:195) سنا آپ نے کہ ایسا انسان اللہ کے نزدیک قابل نفرت ہے جو دنیا کا ماہر ہے مگر آخرت کے بارے میں غافل ہے اور یقینا آخرت سے وہی شخص جاہل وغافل رہ سکتا ہے جو دین سے جاہل ہو تو جو دین سے جاہل رہے گا وہ اللہ کی نظر میں قابل نفرت شخص ہوگا۔

4۔جھگڑالو شخص سے اللہ نفرت کرتا ہے:

میرے بھائیو! شریعت ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ کامل مسلمان وہ ہے جو اپنے ہاتھ وزبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ دے جیسا کہ فرمان مصطفیﷺ ہے کہ" أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ "کامل مسلمان وہ ہے جس کے زبان وہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے۔(مسلم:41،بخاری:10) مگر افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑرہا ہے کہ آج کے دور میں ہر مسلمان ایک دوسرے کو اپنے زبان وہاتھ سے کسی نہ کسی طرح سے تکلیف سے دوچار کرتا رہتا ہے،کوئی کسی کو گالی دیتا ہے تو کوئی کسی کو مارتا وپیٹتا ہے تو کوئی کسی پر ظلم وزیادتی کرتے نظر آتا ہے بلکہ ہر آئے دن مسلم محلوں میں

لڑائی جھگڑے ہوتے رہنا یہ عام بات ہے، سماج ومعاشرے میں یہ بات تو عام ہی ہو گئی ہے اور یہ صد فیصد حقیقت پر مبنی ہے کہ مسلمان ہی آپس میں زیادہ لڑتے و جھگڑتے ہیں، دیکھا یہ جاتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں اور معاملات پر مسلمان آپس میں ہاتھاپائی اور زبان درازی کرتے ہیں، سماج ومعاشرے میں ایک بالشت یا پھر ایک اینٹ کے برابر جگہ کے لئے بھائی ، بھائی کا جانی دشمن بنا ہوا ہے، ہر وقت ان میں لڑائی و جھگڑا ہوتا رہتا ہے اور اپنی انا کی وجہ سے ہر کوئی اس لڑائی و جھگڑا کو طول دیتا ہے اور کوئی کسی کو معاف کرنے اور لڑائی و جھگڑا چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے، میرے بھائیو سن لو! اس لڑائی و جھگڑے سے ہمیشہ دور رہا کرو کیونکہ یہ ایک ایسا منافقانہ روش ہے جس میں صرف منافق قسم کے لوگ ہی دلچسپی لیتے ہیں اسی لئے یہ لڑائی و جھگڑا کرنا شیطان کو بہت محبوب ہے جبکہ اللہ کو اس سے سخت نفرت ہے جیسا اماں عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الأَلَدُّ الخَصِمُ " بے شک کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قابل نفرت سخت جھگڑالو لوگ ہیں۔(بخاری:2457، مسلم:2668)اس حدیث میں " الأَلَدُّ الخَصِمُ " کا لفظ ہے جس کا معنی ہے کہ وہ انسان جو لڑائی جھگڑا کرنے میں ماہر ہو اور ہر وقت لڑائی و جھگڑا کرنے کے فراق میں رہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی و جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس طرح کے لوگوں سے رب العزت نفرت کرتا ہے اور ایسے لوگ جہنم کے ایندھن بنیں گے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ " کہ کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں تو صحابۂ کرام نے کہا کہ کیوں نہیں ؟اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ہمیں ضرور اس بات کی جانکاری دے دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا " كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ " کہ سخت مزاج و سخت دل اور بد خلق، دوسروں کے ناک میں دم کرنے والا یعنی کہ جھگڑالو، پیسہ جوڑ جوڑ کر رکھنے والا بخیل اور تکبر کرنے والے یہ سب کے سب جہنمی ہیں۔ (بخاری:4918، مسلم:2853)

میرے بھائیو اور بہنو! اس سلسلے میں ایک خوشخبری بھی سن لیں کہ جو لوگ حق پر ہونے کے باوجود بھی لڑائی و جھگڑا سے دوری اختیار کر لیں گے تو ایسے لوگوں کے لئے جنت میں ایک محل کی بشارت دیتے ہوئے محبوب خدا و محبوب کائنات ﷺ نے فرمایا کہ " أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا " میں اس شخص کو جنت کے کنارے ادنی درجے میں ایک محل کی ضمانت وگارنٹی دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بھی لڑائی و جھگڑا چھوڑ دے۔ (ابوداؤد:4800، حسنہ الألبانیؒ)

5۔ فسادیوں سے اللہ نفرت کرتا ہے:

میرے بھائیو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ جھگڑا کرنے والوں سے اللہ نفرت کرتا ہے تو اسی سلسلے میں ایک اور چیز ہے جس کو انجام دینے والوں سے رب العزت کو نفرت ہے اور وہ ہے لوگوں کو آپس میں لڑانا، سماج ومعاشرے میں فساد پیدا کرنا، دو خاندان

والوں اور دو بھائیو کو آپس میں لڑانا، لڑائی و جھگڑے کو ہوا دینا، میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کی کوشش کرنا، ساس وبہو کو آپس میں لڑانا، آج سماج و معاشرے میں یہ ہو رہا ہے کہ ساس اپنے بہو کے خلاف اپنے بیٹے کے کان بھرتی ہے اور بیٹا طیش وجذبات میں آکر بیوی پر ظلم ڈھاتا ہے یا پھر طلاق دے دیتا ہے یا پھر لڑکی ہی تنگ آکر خلع لے لیتی ہے تو جو مرد و عورت بھی یہ بری حرکت کرتے ہیں وہ یہ آج جان لیں کہ ایسے لوگ مسلمان اور آپ ﷺ کا امتی کہلائے جانے کے لائق و مستحق نہیں ہے بلکہ ایسے لوگوں کا دین ناقص و غیر مکمل ہے اور اس کا اعلان خود محبوب خدا ﷺ نے کیا ہے کہ " لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا " وہ ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے، اور ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ " وَمَنْ أَفْسَدَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا " وہ انسان ہم میں سے نہیں چاہے وہ نند ہو، یا پھر ساس ہو، یا پھر دیور و دیورانی ہو،، یا پھر جیٹھ و جیٹھانی ہو جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے (یا پھر کسی شوہر کو اس کی بیوی سے) دور کرنے کی کوشش کرے اور ان دونوں کے درمیان فساد ڈالنے کی کوشش کرے ۔ (ابوداؤد: 2175، الصحیحۃ: 324) اسی طرح سے سماج و معاشرے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی اولاد کو اس کے والدین سے دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں تو یہ سب ایسے کام ہیں جن کو انجام دینے والوں سے رب کو سخت نفرت ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے " وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ " اور اللہ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔ (البقرۃ: 205) اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ " وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ " اور ملک میں فساد کو خواہاں نہ ہو، یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔ (القصص: 77) سنا آپ نے کہ اللہ فساد اور فسادی قسم کے لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے مگر آج سماج و معاشرے میں یہ خرابی بہت عام ہے، اکثر و بیشتر جو دو بھائیو اور دو خاندانوں کے درمیان لڑائی ہوتی ہے اس کے پیچھے کسی تیسرے آدمی کا ہی ہاتھ ہوتا ہے جو بڑے ہی چالاکی و عیاری سے آگ لگا کر آرام سے بیٹھ کر تماشہ دیکھتے رہتے ہیں اور کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو آپ کے اور سب کے سامنے میل ملاپ و صلح و صفائی کی بات کریں گے مگر اندر ہی اندر وہ آپ کی جڑوں کو کھوکھلا کرتے رہیں گے اور فساد کی بیج بوتے رہیں گے تو میرے دوستو! آپ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہیں کیونکہ قرآن نے ایسے فسادیوں کو منافق کہا ہے جو بظاہر صلح و صفائی کی باتیں کرتے ہیں مگر ان کا مقصد فساد پیدا کرنا اور لڑانا ہوتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے " وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ،أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ " اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں، خبردار ہو جاؤ! یقیناً یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں، لیکن انہیں شعور نہیں۔ (البقرۃ: 11-12) تو میرے بھائیو! آپ ہمیشہ یہ قرآن کی نصیحت یاد رکھیں اور کسی تیسرے ایرے غیرے نتھو خیرے کو اپنے اور اپنے

گھریلو وخاندانی معاملات میں دخل نہ دینے دیں ورنہ آپ کی زندگی کا ہر چین وسکون یہ فسادی لوگ ختم کر دیں گے کیونکہ آج سماج ومعاشرے میں آگ بجھانے والے کم اور آگ لگانے والے زیادہ پائے جاتے ہیں۔

6۔بکواس ولفاظی کرنے اور شیخی بگھاڑنے والوں سے اللہ نفرت کرتا ہے:

میرے بھائیو! آپ نے بالکل ہی صحیح سنا کہ جو لوگ لفاظی کرتے ہیں اور شیخی بگھاڑتے رہتے ہیں تو ایسے لوگوں سے اللہ رب العزت نفرت کرتا ہے، کتنے ایسے لوگ ہیں جو دوسروں کے سامنے میں اپنی علمی برتری دکھانے کے لئے مسجع ومقفع الفاظ اور عبارتوں کا استعمال کرتے ہیں اور لوگوں میں اپنا رعب ودبدبہ قائم کرنے کے لئے فصاحت وبلاغت جھاڑتے رہتے ہیں تو اس طرح کے جتنے بھی چرب زبان لوگ ہوتے ہیں ان سب سے اللہ رب العزت نفرت کرتا ہے جیسا عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا "کہ بے شک اللہ ایسے فصاحت وبلاغت جھاڑنے والے شخص سے نفرت کرتا ہے جو منہ پھاڑ پھاڑ کر تکلف وتصنع سے گفتگو کرتے ہوئے اپنی زبان کو گائے کے جگالی کرنے کی طرح بار بار پھیرتا ہے۔ (الصحیحۃ:880،ابوداؤد:5005،ترمذی:2853)

7۔رات میں مردار کی طرح پڑے رہنے والوں اور دن میں گدھا بننے والوں سے اللہ نفرت کرتا ہے:

میرے دوستو! دنیا میں اکثر ایسے لوگ ہیں جن کی زندگی کا مقصد بس دنیا کمانا اور مال ودولت جمع کرنا ہے، سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی وہ دنیا کمانے میں لگ جاتے ہیں اور گدھے کی طرح شام تک جی توڑ محنت کرتے ہیں اور پھر جیسے ہی رات ہوتی ہے تو ایسے لوگ ایک مردے کی طرح اپنے بستر پر جا گرتے ہیں تو ایسے دنیا پرست لوگوں سے رب العزت کو سخت نفرت ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ " إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ "بے شک ہر بکواس کرنے اور شیخی بگھاڑنے اور بازاروں میں شور شرابا کرنے والوں ،رات کو مردار کی طرح پڑے رہنے والوں،دن میں گدھا بننے والوں اور دنیا کے جانکار وماہر اورآخرت سے جاہل رہنے والوں سے اللہ رب العزت نفرت کرتا ہے۔(الصحیحۃ:195، صحیح ابن حبان:72) میرے بھائیو! اس حدیث کے اندر آپ ﷺ نے سب سے پہلے یہ کہا کہ جعظری اور جواظ قسم کے لوگوں سے اللہ نفرت کرتا ہے تو اس کے کئی معانی ومفہوم ہیں جیسے کہ بکواس کرنے والا،ڈینگیں مارنے والا، چھینکنے والا، باتونی انسان،اپنی چال ڈھال میں تکبر اپنانے والا،زیادہ کھانے والا، بخیل،بدخلق اور سخت مزاج تو اس طرح کے جتنے بھی لوگ ہیں ان سب سے اللہ نفرت کرتا ہے اور ایسے لوگ جنت میں بھی پہلے پہل داخل نہیں ہو سکتے ہیں جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان ہے" لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ "سخت مزاج وبدخلق انسان اور اس طرح کے جتنے بھی لوگ ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں

گے۔(ابوداؤد:4701، صحیح الجامع للألبانیؒ:2787)اس کے بعد اس حدیث میں جو لفظ مذکور ہے وہ ہے ''السخاب'' یعنی شور شرابا کرنے والا، جھگڑالو انسان تو ایسے انسان سے رب العزت کو نفرت ہے، پھر اس حدیث میں جو لفظ مذکور ہے وہ ہے ''الجیفۃ'' یعنی ایسا مردار جس سے بدبو شروع ہو جائے، یہ لفظ ایسے انسان پر بولا گیا ہے جو ساری رات مردار کی طرح پڑا رہتا ہے ، تہجد و نماز فجر کے لئے بھی نہیں اٹھتا ہے لیکن جب صبح ہوتی ہے اور اس کے کام و نوکری پر جانے کا وقت ہوتا ہے ہے جلدی جلدی اٹھتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور کام پر چلا جاتا ہے تو ایسے انسان سے بھی اللہ رب العزت کو نفرت ہے،اس کے بعد جو لفظ حدیث میں مذکور ہے وہ ہے ''الحمار'' تو اس سے مراد ایسا انسان ہے جو اپنی آخرت کی تیاری کے برابر اپنی دنیا کے لئے سارا دن گدھے کی طرح محنت کرتا ہے یعنی جتنی تیاری آخرت کے لئے کرنی چاہئے تھی اتنی تیاری دنیا کے لئے کرتا ہے اور جب رات ہوتی ہے اور سونے کا ٹائم ہوتا ہے تو بستر پر مردار کی طرح گر پڑتا ہے۔(اللہ تعالی کی پسند و ناپسند،ص:342)

8۔چار قسم کے لوگوں سے اللہ نفرت کرتا ہے:

میرے دوستو!اب جو حدیث میں آپ کو سنانے جارہا ہوں ذرا اس کو غور سے سنئے کیونکہ اس حدیث کے اندر چار ایسے بدنصیب لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جن سے اللہ نفرت کرتا ہے، نمبر ایک جھوٹی قسمیں اٹھانے والا تاجر، نمبر دو متکبر فقیر، نمبر تین بڑھاپے میں زنا کرنے والا اور نمبر چار ظالم حکمراں جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب محمد عربیﷺ نے فرمایا:'' أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ'' چار لوگوں سے اللہ نفرت کرتا ہے نمبر ایک جھوٹی قسمیں کھا کر سامان بیچنے والا، نمبر دو مغرور متکبر فقیر، نمبر تین بوڑھا زانی اور نمبر چار ظالم بادشاہ۔(الصحیحۃ:363،نسائی:2576، صحیح الجامع للألبانیؒ:880)اس حدیث کے اندر سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جو لوگ اپنا مال جھوٹی قسمیں کھا کر بیچتے ہیں تو ایسے لوگوں سے اللہ رب العزت نفرت کرتا ہے، میرے بھائیو! الحمد للہ! آپ لوگ تجارت کرنے والے لوگ ہیں، قسمیں کھا کر اپنا مال نہ بیچا کیجئے کیونکہ ایسا انسان اللہ کے غضب کا شکار رہتا ہے اور ایسے انسان کی کمائی سے برکت بھی چھین لی جاتی ہے جیسا کہ جناب محمد عربیﷺ کا یہ فرمان ہے '' أَلحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ '' کہ جھوٹی قسم سے سامان تو بِک جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔(بخاری:2087، مسلم:1606)صرف یہی نہیں کہ جھوٹی قسم کھانے سے انسان کی کمائی سے برکت روٹھ جاتی ہے بلکہ ایسے انسان کی آخرت بھی تباہ و برباد ہو جاتی ہے کیونکہ ایسے انسان کو کل بروز قیامت رب العزت سخت سے سخت عذاب سے دوچار بھی کرے گا جیسا کہ جناب محمد عربیﷺ نے فرمایا کہ جو انسان جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچے گا تو کل قیامت کے دن اللہ رب العزت ایسے انسان سے نہ تو بات کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک وصاف کرے گا اور ایسے انسان کو سخت سے سخت سزا بھی دے گا۔(مسلم:106) نمبر دو جس انسان سے اللہ نفرت کرتا ہے وہ ایسا

انسان ہے جو غریب و فقیر ہے مگر کبر و غرور سے چور ہے، فقیر وقلاش ہے،جیب میں ایک کوڑی نہیں ہے مگر پھر بھی وہ گھمنڈ میں بتلا رہتا ہے تو ایسے لوگوں سے اللہ کو سخت نفرت ہے،آپ نے ایسے کتنے گداگروں کو دیکھے ہوں گے جو ایک تو بھیک مانگ رہا ہوتا ہے،لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا رہا ہوتا ہے مگر اسے ایک روپیہ دو روپیہ نہیں چاہئے بلکہ دس/بیس روپیہ چاہئے اور اگر آپ ایک روپیہ یا پھر دو روپیہ دیں تو وہ پھینک دیتے ہیں تو ایسے ہی لوگوں سے اللہ نفرت کرتا ہے، تیسرا شخص جس سے اللہ نفرت کرتا ہے وہ ایسا شخص ہے جو بڑھاپے کی عمر میں زنا کرتا ہے، عموماکبر سنی میں شہوت ماند پڑ جاتی ہے مگر اس کے باوجود کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاؤں قبر میں لٹکے ہوئے ہوتے ہیں مگر پھر بھی اس حرام وکبیرہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں تو اس طرح کے جتنے بھی لوگ ہوتے ہیں ان سب سے رب العزت کو سخت نفرت ہوتی ہے۔اعاذنااللہ۔

میرے دوستو!آیئے اسی سلسلے میں ایک دوسری حدیث بھی سناتا ہوں جس کے اندر بھی اسی بات کاتذکرہ ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن سے رب العزت کو سخت نفرت ہے بلکہ حدیث کے الفاظ تو یہ ہیں کہ اللہ ایسے لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے جیساکہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے ” ثَلَاثَةٌ يَشْنَؤُهُمُ اللّٰهُ التَّاجِرُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْبَخِيلُ الْمَنَّانُ “کہ تین آدمیوں سے اللہ دشمنی کرتا ہے نمبر ایک قسمیں اٹھانے والا تاجر، نمبر دو کبر وغرور سے چور فقیر انسان اور نمبر تین احسان جتلانے والا بخیل شخص۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:3074)

9۔اپنا کپڑا ٹخنہ سے نیچے رکھنے والوں سے اللہ نفرت کرتا ہے:

میرے بھائیو!اب میں ایک ایسے کبیرہ گناہ کاتذکرہ کرنے جارہا ہوں جس کے اندر بہت سارے نمازی حضرات ملوث ہیں، یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ ایسا کرنے والوں کی طرف اللہ رب العزت کل بروز قیامت نظر رحمت سے بھی نہ دیکھے گا بلکہ ایسے لوگوں کو سخت سے سخت عذاب دے گا۔(مسلم:106)اور ایسے انسان کو اللہ رب العزت دنیا کے اندر بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔اللہ کی پناہ! یہ اتنا بڑا گناہ ہے مگر اس گناہ کو اچھے خاصے دیندار لوگ بھی بڑے شوق سے انجام دیتے ہیں اور وہ گناہ ہے اپنا کپڑا، اپنی لنگی اور اپنا پینٹ ٹخنے سے نیچے رکھنا، جو لوگ بھی یہ گناہ کرتے ہیں وہ آج یہ حدیث سن کر اپنی اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ جب تک وہ زندہ رہیں گے اللہ کی ناراضگی میں زندہ رہیں گے اور مرنے کے بعد بھی اللہ کی ناراضگی وغضب کے شکار ہوں گے، سنئے حدیث! آپ ﷺ نے ہم کو اور آپ کو اللہ کا یہ پیغام سنایا کہ اے لوگو! ” لَا تُسْبِلْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ “اپنا کپڑا ٹخنے سے نیچے نہ رکھا کرو کیونکہ اللہ رب العزت ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔(ابن ماجہ:3574، حسنہ الألبانیؒ) دیکھا اور سنا آپ نے یہ گناہ کتنا بڑا جرم ہے مگر ہم اور آپ اس کو بڑے شوق سے فیشن سمجھ کر انجام دیتے ہیں اور بہت سارے لوگ تو اس گناہ کو یہ کہہ کر انجام دیتے ہیں کہ ہمارا کپڑا ٹخنے سے نیچے ہے تو کیا ہوا؟ ہمارے دل میں کبر وغرور اور گھمنڈ نہیں ہے تو جو لوگ بھی ایسا سوچتے و سمجھتے ہیں اور ایسا کہتے ہیں ایسے لوگ آج یہ حدیث بھی سن

لیں کہ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا اور رکھنا ہی تکبر کی علامت ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اے لوگو! اپنا کپڑا آدھی پنڈلی تک اونچی رکھا کرو اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو کم سے کم اپنا کپڑا ٹخنوں سے اوپر ہی ہمیشہ رکھا کرو پھر آگے آپ ﷺ نے فرمایا کہ " وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ" ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ بلاشک وشبہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ رب العزت کو تکبر بالکل بھی پسند نہیں ہے۔(ابوداؤد:4084، صحیح الألبانیؒ) سنا آپ نے کہ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا ہی تکبر کی علامت ہے اب اگر کوئی انسان یہ کہتا ہے کہ میرے دل میں ایسی ویسی بات نہیں ہے اور میرے دل میں کبر وغرور اور تکبر نہیں ہے تو ایسا انسان جھوٹا اور مکار ہے۔

میرے دوستو! اس حرکت سے باز آجاؤ ورنہ جہاں ایک طرف آپ اللہ کی ناراضگی میں زندہ رہوگے وہیں دوسری طرف آپ کے سارے نیک اعمال بھی ضائع وبرباد ہو جائیں گے،اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ کیسے تو سنئے یہ حدیث، سیدنا ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا کہ "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" تین آدمی ایسے ہیں جن سے کل قیامت کے دن رب العزت نہ تو بات کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک وصاف کرے گا بلکہ ان سب کو سخت سے سخت سزائیں بھی دے گا، تو ابوذرؓ نے کہا کے اے اللہ کے حبیب ﷺ ایسے لوگ ہلاک وبرباد ہوں اور ایسے لوگوں کا ستیاناس ہو جائے،وہ کون لوگ ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " أَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ" نمبر ایک اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا اور نمبر دو احسان جتلانے والا اور نمبر تین جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔(مسلم:106،ابن ماجہ:2208) اب آپ ہی بتائیں کہ جو انسان نمازی ہے،حاجی ہے اور طرح طرح کے نیک اعمال کو انجام دیتا ہے مگر اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے تو جب اللہ رب العزت اس کی طرف نظر رحمت سے ہی نہیں دیکھے گا اور نہ ہی بات کرے گا اور ایسے انسان کو سخت سے سخت سزائیں بھی دے گا تو اس کے سارے اعمال حسنہ تو ضائع وبرباد ہی ہو گئے۔اللہ کی پناہ! اس لئے میرے بھائیو! اس حرکت سے باز آکر اپنے نیک اعمال کو بچالو ورنہ کل قیامت کے دن بہت پچھتاؤگے۔

10۔ تکبر کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا ہے:

میرے دوستو! جن لوگوں سے اللہ رب العزت کو نفرت ہے ان میں سے ایک انسان وہ بھی ہے جو کبر وغرور کو اپناتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے تکبر کو اختیار کرتا ہے جیسا کہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں فرمایا " إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ" کہ وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔(النحل:23) کہیں اللہ نے فرمایا " إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا" کہ یقیناً اللہ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔(النساء:36) کہیں اللہ نے فرمایا " إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ" کہ کسی تکبر والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔(لقمان:18) کہیں اللہ نے

فرمایا” لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ “کہ اتراؤمت ! اللہ اترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔(القصص:76) غرض کہ رب العزت نے بار بار یہ اعلان کردیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی کو لوگوں کا تکبر کرنا بالکل بھی پسند نہیں ہے اور اللہ رب العزت کو متکبرین سے نفرت کیوں نہ ہو یہ توانسان کے لئے لائق وزیبا ہی نہیں ہے، یہ بڑائی وکبریائی صرف اور صرف اللہ کے لئے لائق وزیبا ہے جیساکہ باری تعالی نے خود یہ اعلان کیا کہ” وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّماوَاتِ وَالْأَرْضِ “اور تمام بڑائی آسمانوں اور زمین میں اسی کی ہے۔(الجاثیۃ:37) اب جو انسان اس کو اپنانے کی کوشش کرے گا تو رب العزت اسے ذلیل ورسوا کرکے جہنم میں داخل کردے گا جیساکہ حدیث قدسی میں رب العزت کا یہ اعلان ہے” الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي مَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ “کہ کبریائی وبڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے،اب جو کوئی ان میں سے کسی ایک کو بھی کھینچنے کی کوشش کرے گا تو میں اسے جہنم میں جھونک دوں گا۔(ابوداؤد:4090،ابن ماجہ:4174) پتہ یہ چلا کہ یہ تکبر، یہ بڑائی وکبریائی صرف اور صرف اللہ رب العزت کے لئے لائق وزیبا ہے مگر سماج ومعاشرے میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس کو اختیار کرتے ہیں یا پھر اس کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں تو جو لوگ بھی اس کے قریب جائیں گے اور تکبر کو اپنائیں گے تو ایسے لوگوں کو رب العزت دنیاوآخرت میں ذلیل ورسوا کردے گا،اسی تکبر کی وجہ سے ہی ابلیس ملعون ومردود ہوا،اسی تکبر کو اپنانے کی وجہ سے ہی فرعون غرق آب ہوا،اسی تکبر کو اپنانے کی وجہ سے ہی قارون اپنے خزانوں سمیت دھنسادیا گیا اس لئے میرے دوستو! اس تکبر سے اپنے آپ کو ہمیشہ دور رکھو اور ہمیشہ عاجزی وانکساری کو اپناؤ کیونکہ اگر عاجزی وانکساری کو اپناؤگے تو رب العزت تمہیں اور عزت سے نوازے گا جیساکہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے” وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ “کہ جو اللہ کے لئے عاجزی وانکساری کو اپناتا ہے تو اللہ اسے اور بلند کردیتا ہے۔(مسلم:2588،ترمذی:2029) صرف اتنا ہی نہیں کہ اللہ عزتوں سے نوازے گا بلکہ جو لوگ بھی اپنے دل کو تکبر سے پاک وصاف رکھیں گے تو اللہ رب العزت ایسے لوگوں کو جنت میں بھی داخل کردے گا جیساکہ جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان ہے” مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ “کہ جو انسان اس حال میں مرا کہ وہ تین چیزوں سے پاک تھا تو وہ جنت میں جائے گا، نمبر ایک تکبر، نمبر دو خیانت اور نمبر تین قرض۔(ابن ماجہ:2412،الصحیحۃ:2785)

میرے بھائیو! جہاں ایک طرف تکبر سے بچنے کی یہ فضیلت ہے وہیں دوسری طرف کبر وغرور کو اپنانے واختیار کرنے والوں کے لئے سخت وعیدیں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا ہے جیساکہ اللہ رب العزت کا یہ اعلان ہے” أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ “کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟(الزمر:60) اور آپ ﷺ نے بھی متکبروں کے برے انجام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا” يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ “کہ

تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن آدمیوں کی صورت میں ہی چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کے مانند جمع کیا جائے گا اور " يَغْشَاهُمْ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ " یہ لوگ ہر چہار جانب سے ذلیل ورسوا ہورہے ہوں گے، " فَيُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ " اوران لوگوں کو جہنم کی بولس نامی جیل کی طرف ہانک کرلے جایا جائے گا، " تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ " آگ کا مجموعہ ان پر چڑھ جائے گا اور ایسے لوگوں کو " يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ " جہنمیوں کے بدن سے بہنے ورسنے والا خون وپیپ پلایا جائے گا جسے طینۃ الخبال کہا جاتا ہے۔(ترمذی:2492، صحیح الجامع للألبانیؒ:3129،الادب المفرد:557 ،اسنادہ حسن)

میرے دوستو! متکبروں کے برے انجام کو سن کر اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ تکبر ہے کیا چیز؟ تو آیئے میں آپ کو اس تکبر کی پہچان وعلامت حدیث کی روشنی میں بتلادیتاہوں، سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ " کہ وہ انسان جنت میں نہیں جائے گا جس انسان کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر وغرور ہوگا، تو یہ سن کر کسی صحابی نے کہا کہ اے اللہ کی نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ اچھا آپ یہ بتائیں کہ " إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً " ایک انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کے جوتے وکپڑے وغیرہ یہ سب اچھے ہوں تو کیا یہ بھی تکبر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا" إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ " کہ نہیں یہ تکبر نہیں ہے بلکہ اللہ تو خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، " الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ " تکبر تو یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر جانے اور سمجھے۔(مسلم:91) جی ہاں میرے بھائیو اور بہنو! آپ نے بالکل ہی صحیح سنا کہ تکبر اس کا نام ہے کہ جب ایک انسان اپنے قول وعمل کے خلاف کوئی فرمان خدا یا پھر فرمان رسول سنے تو اسے ماننے سے انکار کردے اور تکبر اس کا نام ہے کہ لوگوں کو حقیر وذلیل سمجھے، بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑرہا ہے کہ آج یہ تکبر کی بیماری مسلم قوم میں بہت عام ہوچکی ہے اور غیر اقوام کے ساتھ رہنے کی وجہ سے مسلم قوم نے بھی انہیں کی طرح خاندانی اونچ ونیچ کے تفریق کو اپنا لیا ہے، انہیں کی طرح مسلم قوم میں بھی کچھ ایسی ذات والے ہیں جو دوسری ذات والوں کو حقیر وذلیل سمجھتے ہیں، سید، شیخ، پٹھان وغیرہ ذات والے تو اپنے علاوہ سب کو حقیر وذلیل سمجھتے ہیں اور یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ ہم سے اچھا کوئی ہے ہی نہیں! تو جو لوگ بھی اپنے دل میں ایسا وہم وگمان رکھتے ہیں وہ لوگ سن لیں کہ یہی تکبر ہے اور جو انسان بھی دوسروں کو حقیر وذلیل سمجھتا ہے تو وہی انسان متکبر اور برا انسان ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ " کہ کسی انسان کے برا ہونے کے لئے بس اتنی سی بات کافی ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو حقیر وذلیل اور کمتر سمجھے۔(مسلم:2564) تکبر وگھمنڈ کی بری بیماری کا شکار صرف مرد حضرات ہی نہیں ہیں بلکہ سماج ومعاشرے میں اکثر خواتین ایسی ہیں جو اپنی خوبصورتی پر بہت ناز کرتی ہیں اور اپنے علاوہ سب کو حقیر وذلیل سمجھتی ہیں

تو یہ بھی تکبر کے اندر شامل ہے اور کچھ مرد حضرات بھی ایسے ہوتے ہیں جو اپنی جوانی وخوبصورتی پر بہت اتراتے ہیں تو یہ بھی کبر وغرور کے اندر شامل ہیں اسی سلسلے میں محمود الورّاق نے کیا ہی خوب اشعار کہے ہیں کہ:

عَجِبْتُ مِنْ مُعْجَبٍ بِصُورَتِهِ ... ... وَكَانَ فِي الْأَصْلِ نُطْفَةً مَذِرَهْ

مجھے اپنی شکل وصورت پر گھمنڈ کرنے والوں پر بڑی حیرت ہوتی ہے کہ کیونکہ اس شکل وصورت کی اصل تو ایک پانی کا گندہ قطرہ ہے۔

وَهُوَ غَدًا بَعْدَ حُسْنِ صُورَتِهِ ... ... يَصِيرُ فِي اللَّحْدِ جِيفَةً قَذِرَهْ

اور آج کی یہ خوبصورتی کل قبر میں ایک بدبودار مردار کی شکل میں پڑا ہوگا۔

وَهُوَ عَلَى تِيهِهِ وَنَخْوَتِهِ ... ... مَا بَيْنَ ثَوْبَيْهِ يَحْمِلُ الْعَذِرَهْ

اور یہ حضرت انسان اپنی اکڑ وگھمنڈ اور تکبر کرنے کے باوجود بھی اپنے دو کپڑوں کے درمیان یعنی پیٹ میں پاخانہ اٹھائے پھرتا ہے،اور ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:

يَا ابْنَ التُّرَابِ وَمَأْكُولَ التُّرَابِ غَدًا ... ... قَصِّرْ فَإِنَّكَ مَأْكُولٌ وَمَشْرُوبُ

اے مٹی سے پیدا ہونے والے اور کل کو مٹی ہی کی خوراک بننے والے، کبر وغرور اور اللہ کی نافرمانی سے باز آجا کیونکہ ایک نہ ایک دن تو اس زمین کے حوالے ہونے والا ہے اور یہ مٹی تجھے کھاپی کر ختم کرڈالے گی۔(تفسیر قرطبی:295/18)

11۔ فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ ناپسند کرتا ہے:

میرے دوستو! اللہ جن لوگوں سے نفرت کرتا ہے اور جن لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے ان میں سے ایک بدنصیب وبدبخت وہ انسان بھی ہے جسے اللہ نے مال ودولت سے نوازا ہے مگر وہ فضول خرچی کرتا ہے، یہ بیماری بھی آج مسلمانوں میں بہت عام ہوچکی ہے کہ ہر کوئی اپنی شان وشوکت ظاہر کرنے کے لئے سود پر قرضے لے کر شادی بیاہ کے موقعے سے اسراف وفضول خرچی سے کام لیتا ہے اور اپنے مال ودولت کو پانی کی طرح بہاتا ہے اور یہ سوچتا ہے کہ ایسا کرنے سے لوگ اس کی تعریف کریں گے،اس کا نام روشن ہوگا،لوگ اس کی شادی کو یاد رکھیں گے مگر وہ یہ بھول جاتا ہے ایسا کرنا تو رب کو پسند نہیں ہے اور جو ایسا کام کرے گا جو رب کو پسند نہیں تو وہ انسان ہمیشہ ناکام ونامراد رہے گا اور اس کی جگ ہنسائی ہوتی رہے گی اور ہم نے دیکھا اور سنا ہے کہ جو لوگ بھی اپنی شادیوں میں فضول خرچی کرتے ہیں تو لوگ ان کی برائی ہی بیان کرتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ ایسا کرنے والوں کو رب پسند ہی نہیں کرتا ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ"اور فضول خرچی نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالی فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔(الانعام:141)اور ایک دوسری جگہ اللہ نے فرمایا کہ" وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ"اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کیا کرو، بے شک

کہ اللہ تعالی فضول خرچی کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔(الاعراف:31) دیکھئے اللہ نے کیا کہا کہ کھاؤ پیو مگر فضول خرچی نہ کرو گویا کہ کھانے پینے میں بھی اسراف اللہ کو پسند نہیں ہے اور آج کا مسلمان اپنی شادی میں دس دس طرح کے قسما قسم کے پکوان کو پکوا کر اپنے مال کو ضائع و برباد کرکے اللہ کی ناراضگی کو مول لیتا ہے تو بھلا بتایئے کہ ایسے لوگوں کی شادیاں کیسے کامیاب ہو سکتی ہیں؟اور آج کل تو لوگ ایک اور فضول خرچی کرنے لگے ہیں اور دھیرے دھیرے اس کارواج بھی بڑھتا جارہا ہے کہ کچھ لوگ سماج و معاشرے میں اپنی شان و شوکت اور مالداری بتانے اور دکھانے کے لئے مدینہ میں جا کر نکاح کر رہے ہیں اور یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ بہت بڑا نیکی اور اجر و ثواب کا کام ہے! جب کہ اللہ کی قسم! یہ نیکی نہیں ہے کیونکہ اگر مدینے میں نکاح کرنا کوئی نیکی و اجر و ثواب کا کام ہوتا تو پھر آپ ﷺ اپنی امت کو ضرور بالضرور اس کا حکم دیتے یا پھر کم سے کم صحابہ سے تو اس بارے میں کچھ نہ کچھ باتیں ضرور ثابت ہوتی! مگر اس بارے میں نہ تو آپ ﷺ سے کچھ بھی ثابت ہے اور نہ ہی صحابۂ کرام سے کچھ ثابت ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ نکاح چاہے مسجد نبوی میں ہو یا پھر مسجد حرام میں یا پھر عام مساجد میں ہو، گھر کے دروازے پر ہو یا پھر فنکشن ہال میں سب کے سب برابر ہیں اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ فلاں جگہ یا پھر فلاں فلاں مسجد میں نکاح کرنے سے زیادہ اجر و ثواب ملے گا اور جو یہ سمجھتا ہے کہ فلاں فلاں مسجد میں نکاح کرنے سے زیادہ اجر و ثواب ملے گا تو یہی چیز بدعت ہے اور آج لوگ مدینے میں نکاح کرنا ایک اجر و ثواب کا کام ہی سمجھ رہے ہیں تو جہاں یہ بدعت ہے وہیں مدینے میں جا کر نکاح کرنا یہ فضول خرچی بھی ہے کیونکہ مدینے میں جا کر نکاح کرنے میں ایک خطیر رقم کی ضرورت پڑتی ہے اور لاکھوں روپئے تو صرف ٹکٹوں میں ہی لگانے پڑیں گے! بھلا آپ ہی بتلائے کہ کیا یہ فضول خرچی نہیں ہے؟اور کیا یہ نکاح کو مشکل کرنا نہیں ہے؟ کیا ہر کسی کے لئے یہ آسان ہے کہ وہ مکہ ومدینہ میں جا کر نکاح کرے؟ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ مسلم قوم اس چیز کو بھی آنے والے دنوں میں نکاح کا ایک حصہ اور جزولاینفک بنالے گی اور ہر لڑکی کے والدین سے یہ ڈیمانڈ کیا جائے گا یہ نکاح مدینے میں کرکے دو!ابھی تو یہ صرف اہل ثروت کے مابین چل رہا ہے مگر دھیرے دھیرے اس کارواج عام ہوتا جائے گا! اور جب رواج عام ہو جائے گا تو ہر کوئی اپنی بیٹی کا نکاح مدینے میں تو نہیں کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلم قوم کی بیٹیاں زنا کریں گی یا پھر غیروں کے ساتھ بھاگ کر مرتد ہو کر شادیاں کریں گی اس لئے آپ لوگ اس رواج کو اچھا نہ سمجھیں بلکہ ایسا کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کریں۔

میرے بھائیو اور بہنو! تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ مدینے میں جا کر نکاح کرنا کوئی اجر و ثواب کا کام نہیں ہے بلکہ یہ فضول خرچی ہے اور آج آپ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ جو لوگ بھی فضول خرچی کرتے ہیں وہ لوگ دو بڑے نقصان سے دوچار ہوتے ہیں، نمبر ایک ان کا مال ضائع و برباد ہوتا ہے اور نمبر دو ایسے لوگوں سے اللہ ناراض ہو جاتا ہے اور جب اللہ ایسے لوگوں سے ناراض ہو جاتا ہے تو فضول خرچی کرنے والے لوگ شیطان کے دوست و یار بن جاتے ہیں جیسا کہ خود رب العزت نے فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ”وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ، إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ

الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا "اوراسراف اور بے جاخرچ یعنی فضول خرچی سے بچو،بے جاخرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں،اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑاہی ناشکرا ہے۔(الاسراء:26-27)دیکھئے میرے بھائیو!فضول خرچی سے منع کرنے کے لئے رب العزت نے دوالفاظ بیان کئے ہیں نمبر ایک اسراف اور نمبر دو تبذیر،اسراف یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرنا یا پھر یہ کہ جہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہاں ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے،مثال کے طور پر ولیمہ صرف ایک قسم کے پکوان سے ہوسکتی ہے مگرانسان دس طرح کے اور قسما قسم کے پکوان پکواتا ہے تو یہ اسراف ہے اور تبذیر یہ ہے ناجائز امور میں خرچ کئے جائیں یا پھر یہ کہ جہاں ضرورت نہ ہووہاں بے جاخرچ کئے جائیں جیسے کہ لوگ شادی بیاہ کے موقع سے طرح طرح کے رسم وراج کے نام پر پیسے خرچ کرتے ہیں،کبھی بچی کو دیکھنے کے نام پر تو کبھی منگنی کے نام پر تو کبھی ہلدی کے نام پر تو کبھی منہ دکھائی کے نام پر تو کبھی ختنہ کے نام پر وغیرہ وغیرہ تو یہ سب تبذیر کے اندر شامل ہے،اور رب العزت نے فضول خرچی سے منع کرنے کے لئے جو لفظ استعمال کیا ہے ذرااس پر غور کیجئے،رب نے کہا کہ " وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا " فضول خرچی نہ کیا کرواور یہ جو لفظ تبذیر ہے اس کی اصل بذر ہے اور بذر کہتے ہیں بیج کو یعنی کہ رب العزت نے یہ لفظ استعمال کرکے یہ پیغام دے دیا ہے کہ جس طرح سے ایک کسان بیج کو اپنے مٹھی میں بھر کر اپنے کھیتوں میں یہاں وہاں اور جہاں تہاں پھینکتا ہے اور وہ یہ نہیں دیکھتا ہے کہ بیج کس جگہ پر کتنی مقدار میں گر رہی ہے،بس وہ اپنے پورے کھیت میں بیج گراتا رہتا ہے(احسن البیان:ص640) اسی طرح سے اے لوگوں تم بھی اپنے روپئے پیسے کو جہاں تہاں بغیر سوچے سمجھے نہ خرچ کیا کرو کیونکہ کل تمہیں ایک ایک پائی کا حساب دینا ہے،اس لئے میرے بھائیو!اگر اللہ نے مال ودولت سے نوازا ہے تو اس کی حفاظت کرواور فضول خرچی نہ کیا کرو بلکہ ہمیشہ معتدل رہو،دین ودنیا ہر معاملے میں دیکھ سمجھ کر خرچ کیا کرو،نہ تو بخیل بن جاؤ اور نہ ہی فضول خرچی کرکے شیطان کے بھائی بنو،اسی بات کی نصیحت کرتے ہوئے رب العزت نے فرمایا کہ " وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا "اور خرچ کرتے وقت نہ تو اپنی گردن سے ہاتھ باندھ لو اور نہ ہی اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو،ورنہ تم ہر طرف سے ملامت زدہ اور عاجز وبے کس بن کررہ جاؤگے۔(الاسراء:29)اس آیت کی تفسیر میں حافظ صلاح الدین یوسفؒ لکھتے ہیں کہ انسان نہ بخل کرے کہ اپنی اوراپنے اہل وعیال کی ضروریات پر بھی خرچ نہ کرے اور دیگر مالی حقوق واجبہ بھی ادانہ کرے اور نہ فضول خرچی ہی کرے کہ اپنی وسعت اور گنجائش دیکھے بغیر ہی بے دریغ خرچ کرتارہے،بخل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان ملوم یعنی قابل ملامت ومذمت قرار پائے گا اور فضول خرچی کے نتیجے میں محسور یعنی تھکاہارا اور پچھتانے والا(بن جائے گا)۔محسورا اسے کہتے ہیں جو چلنے سے عاجز ہوچکا ہو،فضول خرچی کرنے والا بھی باآخر خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔(احسن البیان،ص:640) سنا آپ نے کہ فضول خرچی کرنے والا ایک نہ ایک دن خالی ہاتھ ہو جاتا ہے اور اپنے کئے پر بہت پچھتاتا ہے اسی لئے تو رب العزت نے فضول خرچی سے

منع کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے اور مومنوں کی صفت و پہچان یہ بتائی ہے کہ مومن وہ ہوتا ہے جو نہ تو فضول خرچی کرتا ہے اور نہ ہی بخیلی جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے "وَالَّذِينَ إِذا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكانَ بَيْنَ ذلِكَ قَواماً" اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔(الفرقان: 67)

12۔ قول و فعل میں تضاد رکھنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا ہے:

میرے دوستو! قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جیسے جیسے قیامت نزدیک آتی جائے گی علم پھیلتا جائے گا مگر لوگ بے عمل ہوتے جائیں گے (بخاری: 6037) اور آج ہم اور آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کے پاس علم تو ہے مگر عمل نام کی کوئی چیز نہیں ہے، آج ہر کوئی دوسروں کو عمل کی تلقین کرتا نظر آتا ہے مگر خود عمل سے کوسوں دور ہوتا ہے، ہم نے تو یہاں تک دیکھے ہیں کہ لوگ فجر کی نماز نہیں پڑھتے مگر اپنی نیند سے بیدار ہوتے ہی واٹس ایپ گروپ میں نماز کے فضائل و مناقب اور نماز چھوڑنے کے نقصانات پر تقریروں و تحریروں اور دیگر پوسٹ کو ڈالنا شروع کر دیتے ہیں، اور یہ شوشل میڈیا جب سے آیا ہے تب سے اور یہ ہزاروں بلکہ لاکھوں واٹس ایپ گروپ ان سب کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے کہ ہر کوئی دوسروں کو دین بتانا چاہتا ہے اور ہر کوئی دوسروں کو نیکی پر عمل کرنے کی تلقین کرتا رہتا ہے، ہر کوئی نیکیوں والے پوسٹ کو شئیر کرتا رہتا ہے مگر وہ خود اس نیکی پر عمل کرنا نہیں چاہتا ہے، آج ہر کوئی یہ سوچتا اور سمجھتا ہے کہ دین کی اور اللہ اور اس کے رسول کی یہ باتیں دوسروں کے لئے ہے میرے لئے نہیں ہے، سماج و معاشرے کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ دین کے بارے میں یا پھر دیگر احکام و مسائل کے بارے میں بڑی بڑی باتیں کرتے نظر آتے ہیں مگر وہ خود عمل میں زیرو ہوتے ہیں، اور تو اور ہے آج کل یوٹیوب پر ہر کوئی عالم و مفتی بنا بیٹھا ہے، ہر کوئی لوگوں کو دین سکھاتا نظر آتا ہے مگر وہ خود عمل سے کوسوں دور ہوتا ہے، ہر کوئی دوسروں کو جنت میں داخل کرانا چاہتا ہے مگر وہ خود جہنم میں جا رہا ہے اس کو اس بات کی قطعی فکر نہیں ہے تو ایسے ہی لوگوں کو رب العزت نے بیوقوف قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ " أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ" کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہو؟ اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تم میں سمجھ نہیں ؟ (البقرۃ: 44) اور رب العزت نے تو ایسے لوگوں کو صرف بیوقوف ہی قرار نہیں دیا ہے بلکہ ایسے لوگوں سے اپنی نفرت و ناراضگی کا بھی اعلان کر دیا ہے اور یہ کہہ دیا ہے کہ جو دوسروں کو تو دین بتاتے ہیں مگر وہ خود عمل نہیں کرتے ہیں تو میں ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہوں، فرمان باری تعالی ہے " يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ، كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ " اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ کو سخت ناپسند ہے۔(الصّف: 2-3)

میرے دوستو! جہاں ایک طرف ایسے لوگوں کے لئے رب العزت نے اپنی ناراضگی کا اعلان کیا ہے وہیں دوسری طرف اللہ کے رسول جناب محمد عربی ﷺ نے بھی ایسے لوگوں کے برے انجام کی خبر دی ہے جو دوسروں کو تو عمل کی تلقین کرتے ہیں مگر وہ خود عمل سے عاری رہتے ہیں، جیساکہ سدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ“ جب مجھے معراج کرائی گئی تو اس رات میرا گذر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جارہا تھا، تو میں نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اے جبرئیل امین؟ تو انہوں نے کہا کہ ” أَلْخُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ “ یہ آپ کی امت کے وہ شعلہ بیاں خطیب ومقرر، حضرت ومولانا ومفتی صاحب ہیں (نعوذ باللہ) جو دنیا میں لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے مگر وہ خود عمل نہیں کرتے تھے، حالانکہ وہ قرآن کی تلاوت بھی کرتے ہیں تو کیا انہیں اتنی بھی عقل اور سمجھ نہیں ہے؟۔(الصحیحۃ: 291، احمد: 13515) اور ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں جبرئیل امین نے کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ ” خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَؤُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ بِهِ “ یہ لوگ آپ کی امت کے وہ خطیب ومقرر، عالم ومولانا اور علامہ ومفتی صاحب ہیں جو اپنی زبانوں سے وہ کہتے تھے جس پر وہ خود عمل نہیں کرتے تھے اور اللہ کی کتاب کو پڑھا کرتے تھے مگر عمل نہیں کرتے تھے۔(صحیح الجامع للألبانی: 52) سنا آپ نے کہ جو لوگ نیکی کا حکم دیتے ہیں مگر وہ خود عمل نہیں کرتے ہیں اور قرآن کی تلاوت تو کرتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کو کتنی سخت سزائیں دی جارہی تھی اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اس بری حرکت سے ہمیشہ اپنے آپ کو دور رکھا کرو ورنہ رب العزت کی نظر میں قابل نفرت بن جاؤگے۔

حرف دعا:

اب آخر میں رب ذوالجلال والاکرام سے دعاگو ہوں کہ اے الہ العالمین تو ہمیں اپنی محبت عطا کردے اور تو ہمیں تادم حیات ان لوگوں میں شامل نہ کر جن سے تو نفرت کرتا ہے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

طالب دعا
ابومعاویہ شارب بن شاکر السّلفی
امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔ فتح دروازہ۔ آدونی
ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔ آدونی۔ کرنول۔ آندھراپردیش
Sharibsalafi9885@gmail.com
9885294745